وزیرخزانہ کی تقریر 23 جنوری 2019
سرمایہ کاری اور ترقیاتی پیکیج

حصہ اول

جناب سپیکر!

1- میرے لئے یہ انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ آج میں اس معزز ایوان کے سامنے برآمدات بڑھانے، ملک میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور صنعت کی بحالی کا ایک جامع لائحہ عمل جو ملک کو درپیش چیلنجز سے نبٹنے کا راستہ متعین کرتا ہے بلکہ ایک مضبوط، متوازن اور تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت کی بنیاد بھی فراہم کرے گا۔

جناب سپیکر!

2۔ پاکستان کو اس وقت معاشی مشکلات کا سامنا ہے۔ جس کے لئے فوری اصلاحی اقدامات کی ضرورت ہے۔ یہ چیلنجز معیشت میں کمزوریوں کا نتیجہ ہیں۔ جس کے نتیجے میں ملکی معیشت اندرونی اور بیرونی دھچکوں کی وجہ سے عدم استحکام کا شکار رہی ہے۔ ماضی کی حکومت کو آنے والے معاشی بحران کی بارہا تنبیہہ کی گئی لیکن بجائے اس کے کہ بڑھتے ہوئے اندرونی خساروں کو Reverse کیا جاتا، اُن کو مزید تقویت دی گئی۔ یہ سب کچھ لاعلمی کے ماحول میں نہیں ہوا بلکہ سمجھتے بوجھتے ہوئے آنے والے الیکشن پہ اثر انداز ہونے کے لیے ملک کی بگڑتی ہوئی معیشت کو مزید نقصان پہنچایا گیا۔ اس غفلت کے نتیجے میں اندرونی اور بیرونی خساروں میں آخری دو سالوں میں مزید ناقابل برداشت اضافہ ہوا۔ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو میکرو اکنامک Indicators میں عدم توازن خطرناک حد تک بگڑ چکا تھا۔

چیلنجز۔18 اگست 2018ء

جناب سپیکر!

3۔ جب PTI کی حکومت نے ملک کی بھاگ دوڑ سنبھالی تو اس وقت ملک کی معاشی صورتحال کو فوری اصلاحی اقدامات کی ضرورت تھی۔ مالیاتی خسارہ جو 16-2015ء میں GDP کا 4.6% تھا دو سالوں میں 6.6% تک پہنچ گیا۔ علاوہ ازیں سرکاری ملکیت میں موجود انٹرپرائزز کے مالی نقصانات GDP کے 1.4% کی ریکارڈ سطح پر تھے۔ توانائی کے شعبے کے گردشی قرضے 1.2 کھرب روپے کی حد کو عبور کر چکے تھے۔ درآمدات میں تیزی سے اضافے کے باعث کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ 19 بلین امریکی ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا تھا جبکہ برآمدات فی الحقیقت جمود کا شکار تھیں۔ کرنٹ اکاؤنٹ کے خسارہ میں اس بے مثال اضافے کے باعث ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خطرناک حد تک کمی پیدا ہو چکی تھی۔ یہ ذخائر محض 6 ہفتے کی درآمدات کی ادائیگی کے لیے کافی تھے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی بیرونی قرضہ جات کی مد میں ادائیگی بھی واجب تھی۔ درآمد شدہ کیپیٹل فنانس اور مصنوعی طور پر Overvalued ایکسچینج ریٹ کے نظام والے اس معاشی ڈھانچے کی پہلی اور آخری ترجیح صرف Consumption تھی۔

حکومت کے لئے موجود آپشنز (Adjustment Options)

4۔ یہ واضح رہے کہ حکومتی مداخلت کے بغیر معاشی عدم توازن کا یہ عمل جاری رہنا تھا اور جس کے نتیجے میں معاشی اہداف خود ہی اپنے آپ کو منفی طور پر adjust کر لیتے۔ اس صورتحال میں زرمبادلہ کے کم ہوتے ہوئے ذخائر ملک کو Debt Servicing اور دیگر ادائیگیوں کے ضمن میں default کرنے پر مجبور کر سکتے تھے۔ جس کے باعث بین الاقوامی مارکیٹوں میں کریڈٹ کا انتظام

ایک انتہائی مشکل اَمر بن جاتا۔اس کے ساتھ ساتھ ناکافی ذخائر کے باعث تمام اقسام کی درآمدات پر بڑی حدتک دباؤ پیدا ہوتا۔جن میں پٹرول، گیس اور خام مال شامل ہیں اور اس سے برآمدات اور شرح نمو پر منفی اثر پڑتا اور نتیجتاً روزگار کے مواقع کم ہو جاتے۔درآمدات پر دباؤ کے باعث توانائی اور اشیاء کی مارکیٹوں میں قلت پیدا ہو جاتی جو افراطِ زر میں انتہائی اضافے کا باعث بنتی۔برآمدات میں کمی ہو جاتی اور معاشی شرح نمو اور روزگار کے مواقع کم ہو جاتے۔برآمدات میں کمی کا مزید اثر پٹرول اور اشیاء کی عدم فراہمی ہوتی اور افراطِ زر میں بے پناہ اضافے کی صورت میں سامنے آتا۔ Exchange Rate اور Money Market پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے اور روپے کی قدر میں بے تحاشا کمی ہو جاتی اور شرحِ سود بہت اوپر چلی جاتی۔اس قسم کی adjustment عام شہریوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی اور بالخصوص غریب لوگوں کی مشکلات میں بے تحاشا اضافہ ہو جاتا۔

5۔ فی الفور اصلاحاتی اقدامات اٹھانے کی ضرورت تھی۔تاہم adjustment کی رفتار کے بارے میں ایک فیصلہ ضروری تھا۔ایک آپشن تو یہ تھا کہ تیزی سے درستگی کے اقدامات فوری طور پر اٹھالیے جاتے اور PTI کی حکومت کے ابتدائی دور میں ہی معاشی عدم توازن ختم کر لیا جاتا تاکہ معیشت بلند شرح نمو پر مبنی بحالی کی طرف چلی جاتی اور مناسب حد تک روزگار میں اضافہ ہوتا۔ دوسرا آپشن یہ تھا کہ ایک مزید بتدریج adjustment کا راستہ اپنایا جائے اور جب ضرورت ہو تو قیمتوں کی تیز adjustment کے راستے کو اپنایا جائے اور Stablization کے ساتھ structural reforms کی پیروی کی جائے۔تاکہ معیشت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا جا سکے۔دو وجوہات کی بناء پر structural reforms میں بتدریج adjustment کے لئے حکومت نے دوسرے آپشن کا انتخاب کیا۔

اولاً حکومت چاہتی ہے کہ معاشرہ کے طبقات کو تحفظ فراہم کیا جائے کیونکہ پہلے دوسالوں میں مکملadjustment کی بھاری قیمت کے بڑے پیمانے پر بُرے اثرات غریب طبقے پر پڑتے۔ اور پبلک سیفٹی کے اقدامات اس نقصان میں مکمل کمی نہ لاتے۔ دوئم موجودہ معاشی عدم استحکام ماضی قریب میں صرف کمزور فیصلوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہ گہرےstructual problems کے باعث بھی پیدا ہوا ہے جس سے معیشت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ یہ structual problems وہ وجوہات ہیں جن کے باعث ماضی کے Stabilization Program کے ثمرات غیر مستحکم رہے ہیں۔

6۔ موجودہ حکومت نے ضروری adjustment کے اقدامات اختیار کئے جو وقت کی ضرورت تھے۔اوراس کے ساتھ ساتھ structural reforms کے راستے پر چلنے کا آغاز کر دیا گیاہے۔اس سے نہ صرف معاشی بحالی کے لئے ٹھوس بنیاد فراہم ہوگی بلکہ ہر چند سال بعد نمودار ہونے والی معاشی عدم استحکام سے بھی بچا جاسکے گا۔اورstructural reforms سے حاصل ہونے والے کارکردگی کے ثمرات کے باعث مضبوط اور تیز رفتار استحکام کے اقدامات کو تقویت ملے گی۔اور یوں ان اقدامات سے پیدا ہونے والی بعض مشکلات میں کمی پیدا ہوگی بالخصوص آبادی کے متوسط طبقات کے لئے۔

.

معاشی استحکام

جناب سپیکر!

7۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد PTI حکومت کا اوّلین مقصد ادائیگیوں کے توازن میں استحکام پیدا کرنا تھا۔حکومت نے انتھک کام کیا اور قابل ذکر کامیابی کے ساتھ اور دوست ممالک سے قلیل

مدتی اور وسط مدتی قرضہ جات حاصل کیے تاکہ بیرونی فنانسنگ کا بندوبست کیا جائے۔اس کے ساتھ ساتھ درآمدی تیل کی ادائیگی میں سہولت حاصل کی اور اس طرح سنٹرل بینک کے Deposits میں اضافہ کیا۔PTI کی حکومت کی ان کاوشوں سے مندرجہ ذیل امور میں مدد ملی:۔

i۔ ادائیگیوں کی صورتحال میں بہتری ہوئی۔

ii۔ سخت adjustment سے گریز کیا۔

iii۔ میکرو اکنامک استحکام اور structural reforms کی ایک متوازن حکمت عملی کی پیروی کرنے کے لئے مالیاتی گنجائش فراہم ہوئی۔

8۔ تاہم ہمارے دوست ممالک ایک حد تک ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ہمیں اپنے مسائل خود حل کرنے ہیں۔ علاوہ ازیں اکتوبر میں ضمنی بجٹ منظور کیا گیا جس میں ٹیکس میں اضافے اور اخراجات میں کمی کے اضافی اقدامات اٹھائے گئے تاکہ مالیاتی خسارے کو 18-2017ء میں GDP کے 6.6% سے کم کیا جائے جب یہ بجٹ پیش کیا گیا اس وقت 19-2018ء میں اس کا تخمینہ 7 فیصد سے اوپر تھا۔18-2017 میں کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ جو کہ GDP کے 6.1% تک جا پہنچا تھا اس کو بھی کم کرنے کے اقدامات تجویز کیے گئے۔ مزید برآں بجلی اور گیس کی قیمتوں میں درستگی لائی گئی تاکہ انرجی یوٹیلیٹی کی مالیاتی صحت میں بہتری لائی جا سکے۔اور بجٹ پر ان کا بوجھ کم کیا جا سکے اور توانائی کے شعبے کے بڑے پیمانے پر گردشی قرضوں کے لئے جزوی طور پر مالیاتی سہولت فراہم کی جا سکیں۔ Quasi مالی خسارے میں رواں سال 19-2018 میں کمی ہوئی۔ حکومت نے بھاگ دوڑ سنبھالتے ہی استحکام لانے کے پیکج کا نفاذ کیا۔جس میں سٹیٹ بنک کی جانب سے 10% شرح مبادلہ کی adjustment اور مالیاتی پالیسی میں 250 بی پی ایس کی adjustment شامل ہیں۔

9۔ یہ تمام اقدامات ایک منتخب حکومت کے لئے بہت مشکل فیصلے تھے۔اس حکومت کی یہ خواہش ہے کہ عام شہریوں کو ریلیف فراہم کیا جائے۔لیکن ہمارا یقین ہے کہ یہ اقدامات معیشت کو مستحکم کرنے کے لئے ضروری تھے۔حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات سے ثمرات ملنا شروع ہو گئے ہیں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 2019ء کے پہلے 6 ماہ میں ترسیلات زر میں 10% Improvement دیکھی گئی ہے۔تجارتی خسارے میں 5% کمی واقع ہوئی۔اور کرنٹ اکاؤنٹ کے خسارے میں 4.4% کی کمی آئی۔یہ امر بھی حوصلہ افزا ہے کہ نجی شعبے میں شامل بزنس نے پچھلے 6 ماہ کے مقابلے میں 2 گنا زیادہ کریڈٹ کا حصول کیا اور زرعی شعبے میں 22 فیصد کا اضافہ ہوا۔استحکام کے ان اقدامات کے باعث افراطِ زر میں کمی اور شہریوں کی زندگی گزارنے کی لاگت پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ہیڈ لائن افراطِ زر میں مالیاتی اقدامات کے باعث کمی کا آغاز ہو چکا ہے۔جو اکتوبر میں 6.8% سے کم ہو کر دسمبر 2018ء میں 6.2% ہوگئی ہے۔اس کے اثرات فوڈ انفلیشن پر زیادہ نمایاں ہیں۔

10۔ مسلسل میکرو اکنامک استحکام کو یقینی بنانے کے لئے ہم اضافی اقدامات اٹھاتے رہیں گے۔مالی سال 2019ء کے اختتام تک ہماری تمام کوششیں اس امر کو یقینی بنائیں گی کہ تجارتی توازن میں مزید بہتری لائی جائے گی، ترسیلاتِ زر میں صحت افزاء رجحان کے باعث گزشتہ سال کے مقابلے میں کرنٹ اکاؤنٹ کے خسارے مین تیزی سے کمی آئے گی۔اضافی FDI inflows اور مناسب بیرونی فنانسنگ کے باعث زرمبادلہ کے ذخائر آج کے مقابلے میں بہتر ہو جائیں گے۔

Accelerating Growth Through Structural Reforms

کے ذریعے تیز رفتار نمو۔ہماری معیشت میں Structural Reforms کے ضمن میں تین بنیادی مسائل ہیں۔

11۔ محاصل اور اخراجات کے درمیان فرق محصولات کے ضمن میں کمزور کوششیں محصولات اور اخراجات کے درمیان فرق ملک میں ہماری معاشی مسائل کی بنیاد ہے۔ ہماری Tax to GDP Ratio دنیا میں کم ترین ہے۔ جس کی ایک وجہ ٹیکس base کا محدود ہونا ہے۔ بے شمار Exemptions اور ٹیکس نافذ کرنے والے اداروں کی استطاعت اور وسائل میں کمی کی وجہ سے ٹیکسوں کی وصولی کی رفتار ملکی معیشت کی ضروریات کے لئے ناکافی رہی ہے۔ ٹیکس نظام میں عدم شفافیت اور عدم انصاف کی وجہ سے بھی لوگ پورا ٹیکس ادا کرنے پر آمادہ نہیں۔ وفاقی اور صوبائی سطحوں پر محاصل اکٹھا کرنے کے نظام میں بنیادی عدم ترغیب کا عنصر پایا جاتا ہے۔ معاشرے کے طاقت ور اور ٹیکس نادہندہ افراد پر مناسب ٹیکس عائد کرنے کے ضمن میں سابقہ حکومتوں کی Political Will میں کمی متعلقہ اقدامات اٹھانے میں رکاوٹ کا باعث بنی رہی۔ PTI کی حکومت نے ٹیکس کے نظام کو خامیوں سے پاک کرنے کا عزم کیا ہوا ہے اور اس ضمن میں پہلے سے ہی بہت سے قوی اقدامات اٹھائے گئے ہیں جن میں ٹیکس پالیسی اور ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی علیحدگی، غیر ملکی اثاثوں کے لئے مخصوص ٹیکس یونٹ کی تشکیل، ٹیکس کی بنیاد میں وسعت پیدا کرنے کے اقدامات اور انڈر رپورٹنگ کی نشاندہی اور ڈیٹا مائننگ کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کا وسیع پیمانے پر استعمال شامل ہیں۔ معلومات کے تبادلے کے معاہدے کے ذریعے حکومت نے حال ہی میں OECD سے ڈیٹا حاصل کیا ہے۔ اس کے باعث اب لوگوں کے لیے یہ بہت مشکل ہوجائے گا کہ وہ پاکستان سے باہر اپنے اثاثے اور بنک اکاؤنٹ چھپا سکیں۔ علاوہ ازیں اکنامک ایڈوائزری کونسل Structural Problems پر کام کر رہی ہے جن کی وجہ سے معیشت کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کونسل کی سفارشات کو حتمی شکل دیدی گئی ہے اور وزیر اعظم نے ان سفارشات کی منظوری دیدی ہے اور ان سفارشات کے باعث Structural Reforms کے ضمن میں مستقبل کا راستہ وضع کرنے کے حوالے سے حکومت کو مدد ملے گی۔ استحکام اور نمو کا لائحہ عمل (A Roadmap to Stability and Growth) نامی دستاویز میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات اور

EAC کی سفارشات پرمبنی دستاویز کا اجراء آئندہ آنے والے دنوں میں کیا جائے گا۔

12۔ **برآمدات اور درآمدات میں فرق۔** ہماری معیشت میں دوسری بنیادی کمزوری برآمدات اور درآمدات میں بڑے پیمانے پر موجود بڑھتا ہوا فرق ہے۔ بیرون ملک پاکستانیوں کی جانب سے بڑے پیمانے پر ترسیلات زر کی آمد کے باوجود یہ فرق میکرواکنامک عدم استحکام اور ادائیگیوں کی توازن میں ناپائیداری کا بنیادی سبب ہے۔ حالیہ سالوں میں ملک کی برآمدات میں کمی کے رجحان اور درآمدات میں اضافے کے باعث یہ مسئلہ مزید شدت اختیار کرگیا ہے۔ ملک کے 75% درآمدات فیول اور صنعتی خام مال پر مشتمل ہیں۔ معیشت میں نمو کے ساتھ درآمدات میں اضافہ ہوگا۔ اس کے برعکس برآمدات میں اضافہ معیشت کے نمو کے تناسب سے بھی نہیں ہوتا رہا۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری زیادہ تر برآمدات کم قدر کی حامل ٹیکسٹائل کی مصنوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اپنی برآمداتی اشیاء کو کثیر الجہت بنانے اور برآمدی مارکیٹوں میں تنوع پیدا کرنے میں ناکام ہوئے ہیں۔ مزید اہم امر یہ ہے کہ ہماری برآمدات کے ضمن میں ہم نے کم معیاری ٹیکنالوجی کے بجائے اعلیٰ معیار کی حامل ٹیکنالوجی کے استعمال میں ناکام ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہماری برآمدات بین الاقوامی مارکیٹوں میں اپنی Competitiveness کھو رہی ہیں اور نتیجتاً ہر گزرتے ہوئے سال کے دوران اپنی روایتی مارکیٹوں میں روایتی برآمدات فروخت کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ یہ Exchange Rate کو مصنوعی سطح پر Overvalued رکھنے کا نتیجہ ہے۔

13۔ گورنمنٹ کی معاشی پالیسی کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ مقامی پیداوار میں اضافہ اور پیداواری لاگت میں کمی لائی جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے مقامی طور پر حاصل کردہ ایندھن پر مزید انحصار کیا جائے گا جس میں Renewable توانائی کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔ مزید برآں لچکدار

شرح مبادلہ، برآمدات میں اضافہ اور گھریلو صنعتوں کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔ان اقدامات سے برآمدات کو مزید تقویت ملے گی۔

14۔ **بچت اور سرمایہ کاری میں فاصلہ:**۔گزشتہ حکومتوں کی پالیسیاں بڑے قرضوں کی سرمایہ کاری کے ذریعے شرح نمو بڑھانے پر مرتکز تھیں۔لہذاGDP کی شرح کے لحاظ سے پاکستان میں سرمایہ کاری خطے میں کم ترین سطح پر ہے۔جو کہ انڈیا کا نصف اور بنگلہ دیش کا ایک تہائی ہے۔

15۔ ملک میں انتہائی ناکافی سرمایہ کاری کا سب سے اہم سبب بچت کی کم شرح ہے جو کہ GDP کا صرف 10.8% فیصد ہے۔بچت کی اس کم مقدار کا یہ نتیجہ ہے کہ سرمایہ کاری کا واحد ذریعہ بیرونی قرضہ جات ہیں جو کہ بیرونی قرض کا بوجھ بڑھاتے ہیں اور ادائیگیوں کے توازن کو درہم برہم کر دیتے ہیں۔

16۔ بچت کی کم سطح کے علاوہ پیچیدہ قوانین اور ٹیکسوں کے نظام کی وجہ سے غیر موافق سرمایہ کاری اور کاروباری ماحول اور پاکستان کا کمزور مالیاتی شعبہ بھی سرمایہ کاری کو پنپنے نہیں دیتے۔

17۔ حکومت بھر پور طریقے سے برآمدات، سرمایہ کاری اور بچت کو بڑھانے کے لئے کوشاں ہے۔جس پیکیج کا آج PTI حکومت اعلان کرنے جارہی ہے وہ اسی سمت میں ایک قدم ہے۔جیسا کہ میں نے پہلے کہا، ہم نے تمام کلیدی امور پر اکنامک ایڈوائزری کونسل کی سفارشات پر عمل شروع کر دیا ہے۔

خوشحالی کا نیا دور

جناب سپیکر!

18۔ ہمیں یقین ہے کہ PTI کی حکومت نے معاشی استحکام کا جو راستہ اختیار کیا ہے اور جو Structural اصلاحات متعارف کروائی ہیں وہ پاکستانی عوام کو اقتصادی خوشحالی کی طرف لے کر جائیں گی۔ آنے والے سالوں میں ہماری توجہ سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور اندرونی بچت بڑھانے پر مرکوز رہے گی۔ اقتصادی ترقی پانے کے لیے Domestic Resources کے ذریعے domestic supply میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔

19۔ اس پالیسی کے ذریعے ہم بے روزگار نوجوانوں کے لیے ذریعہ معاش (روزگار) فراہم کریں گے تاکہ نوجوان طبقے کو نہ صرف Knowledge or skill دیئے جاسکیں جو روزگار کے لیے ضروری ہے بلکہ انہیں اس قابل بھی بنایا جاسکے کہ وہ بڑھتے ہوئے گھریلو اخراجات کے اثر سے محفوظ رہ سکیں اور سب سے اہم بات یہ کہ معیشت کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرسکیں۔ بنیادی طور پر current account اور مالیاتی خسارے کو کم کرنے میں جو اہم اصلاحات ہم نے متعارف کروائی ہیں یہ اقدامات غریب اور متوسط درجے کو مہنگائی کے اثر سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوں گے۔ انشاءاللہ۔ علاوہ ازیں ہم پسماندہ طبقات کو خوراک اور توانائی کے مد میں subsidy اور سماجی سیفٹی نیٹ میں توسیع جاری رکھیں گے۔

20۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ملکی معیشت پر داخلی اور خارجی اثرات سے بھی آگاہ ہیں۔ ان میں

سے کچھ عوامل پر حکومت کا اختیار محدود ہو سکتا ہے۔ ہم روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ بنیادوں پر ملکی معیشت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ جب اور جہاں بھی ضرورت محسوس ہوئی اصلاحی اقدامات کیے جائیں گے۔

21۔ ہمارا وضع کردہ معاشی ڈھانچہ اس امر کو یقینی بنائے گا کہ ملک اقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ کو تیزی سے کم کیا جائے، معاشی استحکام کی وجہ سے مالی خسارہ کم ہوگا۔ مزید براں، حکومت توانائی کے شعبے میں مالی خسارے کو ختم کرنے کیلئے اقدامات جاری رکھے گی اور اس کو صفر شرح پر لے آئے گی۔ بنیادی ڈھانچے میں اہم اصطلاحات کے ذریعے، ایف بی آر کے محصولات میں مجموعی ملکی پیداوار کے تناسب کے مطابق خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا، اس کے ساتھ توقع کی جاتی ہے کہ صوبے بھی اس عمل کی پیروی کریں گے۔ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ مہنگائی کی شرح Controlled رہے۔ ہمارے اصطلاحاتی اقدامات ملکی بچتوں میں مثبت رجحان کی توثیق کریں گے، اس لیے اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ سرمایہ کاری کا مخصوص حصہ ملکی وسائل کے ذریعے Finance کیا جائے۔ اس کے علاوہ، یہ اس امر کو بھی یقینی بنائے گا کہ برآمدات اور ترسیلاب زر میں اضافہ Double Digit میں ہوگا۔ اطمینان بخش غیر ملکی سرمایہ کاری Multilatral،Bilateral، پاکستان بناؤ سرٹفیکیٹ کا اجراء، اور پنڈا بانڈ کا اجراء، سکوک اور یورو بانڈ کا اجراء اور تجارتی سرمایہ کاری اس امر کو یقینی بنائے گی کہ مالیاتی ضروریات کو مجموعی طور پر پورا کر دیا گیا ہے۔ یہ تمام اقدامات زرمبادلہ کے ذخائر کو اطمینان بخش سطح تک بڑھانے میں مدد دیں گے۔

سوشل سیکٹر کی تحفظ کی ترجیحات

22۔ معاشی استحکام کے ساتھ Social Sector Development اس حکومت کا بنیادی ستون ہے۔حکومت اس امر کو یقینی بنانے کے لیے بچوں میں ناکافی خوراک کی وجہ سے Stunting کو کم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔اسی طرح Pregnant and Lactating Women میں بھی اس پروگرام کے تحت غذائیت کو پورا کیا جائے گا۔

23۔ انتہائی غربت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے حکومت غربت کم کرنے کے پروگرام کے لئے پہلے ہی خاطر خواہ رقم مختص کر چکی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ حکومت اثاثوں کی منتقلی کے ذریعہ لوگوں کو غربت سے نکالنے کا پروگرام بھی شروع کر رہی ہے۔

جناب سپیکر۔

24۔ PTI کی حکومت غریب افراد کے لیے معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کا عزم رکھتی ہے ۔اس ضمن میں وسیلہ تعلیم پروگرام پورے ملک میں پھیلایا جائے گا تا کہ غریب خاندان اس سے مستفید ہو سکیں۔

25۔ غرباء کیلئے معیاری طبی سہولیات کی فراہمی بھی موجودہ حکومت کی ترجیح ہے۔حکومت پورے ملک میں مستحق لوگوں کے لیے انصاف ہیلتھ کارڈ فراہم کرے گی۔

26۔ Affordable اور کم لاگت ہاؤسنگ کی سہولیات کی فراہمی بھی PTI کی حکومت کی اہم ترجیحات میں سے ایک ہے۔اس ضمن میں 5ارب روپے کا قرضہ مستحق خاندانوں کے لیے مختص کر

دیا گیا ہے۔

27۔ معیشت کی بحالی کیلئے ہمارا فریم ورک Sound Governance پر محیط ہے۔اس ضمن میں صحیح لوگوں کی نشاندہی کر کے اُن کی صلاحیتوں کے مطابق اُن کو Key Institutions میں تعیناتی کی جا رہی ہے۔

28- Financial Action Task Force (FATF) فریم ورک کو مزید مستحکم کیا گیا ہے اور National Strategy اور تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے Implement کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

یہ حکومت انڈسٹری کو اس Revival Package سے مکمل طور پر سپورٹ کرنا چاہتی ہے۔اور اس ضمن میں GIDC کے بقایا جات کی Settlement اور اس کی شرح میں کمی کر کے Cost of Doing Business کو کم کرنا چاہتی ہے۔

زراعت

29۔ زراعت میں ہماری حکومت نے زرعی قرضوں کے حصول کے لیے زرعی زمین جو مالیت کے تعین کے لیے استعمال میں Produce Index Unit کی قیمت 4000 روپے فی یونٹ سے بڑھا کر 6000 روپے کر رہی ہے اس کی وجہ سے کسانوں کو موجودہ قرضے کی نسبت 50 فی صد مزید زرعی قرضہ میسر ہو سکے گا۔اس ضمن میں بینکوں کو بھی اضافی سہولیات فراہم کی گئی ہے تا کہ وہ

زرعی قرضوں کے اجراء میں کام کر سکے۔ یوریا کھاد کی قیمتوں میں کمی کے لیے بھی بہت سے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

30۔ حکومت اس بات کو بھی یقینی بنا رہی ہے کہ کسانوں کو ربیع کی فصل کے لیے کم قیمت یوریا کھاد دستیاب ہو اس سلسلے میں ایک لاکھ ٹن یوریا کھاد درآمد کی گئی ہے جس پر حکومت 1143 روپے فی بوری کی سبسڈی برداشت کرے گی۔ یوریا کھاد بنانے والی فیکٹریوں کو بھی 714 روپے فی بوری سبسڈی کم قیمت گیس کے ذریعے دی جا رہی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے حکومت نے سوئی نادرن گیس کے نیٹ ورک پر موجود دو کھاد کی بند فیکٹریوں کو 1137 روپے فی بوری کی سبسڈی دے کر فیکٹریوں کو فعال بنا دیا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے کسانوں کی لاگت میں کمی آئے گی اور زرعی شعبہ مزید منفعت بخش ہو جائے گا۔ ان تمام اقدامات کی وجہ سے یوریا کھاد کی قیمت 1805 روپے فی بوری رہنے کا امکان ہے۔

اس کے علاوہ حکومت GIDC کو Urea اور Fertilizer 50 فیصد کم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اُن صنعتوں کے لیے جو کہ واجبات ادا کرتی ہیں۔ اس کمی سے یوریا کی قیمت میں 200 روپے فی بیگ کی کمی ہو جائے گی۔ اور DAP، NP اور CAN کی قیمتوں میں بھی کمی آئے گی۔

حصہ دوم

پاکستان میں غیر ملکی اور مقامی سرمایہ کاری کم ہونے کی نمایاں وجوہات میں سے ایک اہم وجہ پاکستان میں کاروبار کرنے پر اٹھنے والے بھاری اخراجات ہیں۔ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں جن کے حل کے لیے کئی محاذوں پر عملی کام کرنے کی ضرورت ہے جن میں امن وعامہ کا استحکام، انفراسٹرکچر کی مضبوطی، قواعد وضواط کو سادہ اور آسان بنانا، سہولیات کی فراہمی میں بہتری، تجارتی قوانین کا بہتر نفاذ اور تنازعات کا حل جیسے اقدامات شامل ہیں۔ ان تمام شعبوں میں کام جاری ہے اور ٹیکس قوانین کی تعمیل پر اٹھنے والے اخراجات میں کمی اور ٹیکسوں کے بوجھ کو معقول سطح پر لانا اس کاوش کا مرکزی نقطہ ہے۔
جناب سپیکر! مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ سرمایہ کاری کے لیے مراعات کی فراہمی اور ٹیکس قوانین کی تعمیل پر اٹھنے والے اخراجات میں کمی اس فنانس بل کے اہم ترین اجزاء ہیں۔ اسی لیے anti-business distortions کو ختم کرنے اور pro-growth اور pro-investment فریم ورک مہیا کرنے کے لیے صنعتوں کی بحالی کے اس انویسٹمنٹ پیکج کے تحت وفاقی محصولات جن میں انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور کسٹم ڈیوٹیاں شامل ہیں، کو تبدیل کیا جا رہا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے۔

کاروباری استحکام کے لیے اقدامات

جناب سپیکر!

31۔ معیشت کے تمام شعبوں کی نمو کے لیے قرضہ جات کی آسان دستیابی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ National Financial Inclusion Strategy اور

دیگر ایسے اقدامات کے ذریعے قرضہ جات کی دستیابی کو بڑھایا جائے۔اس بل کے ذریعے ہم ایسی ٹیکس مراعات تجویز کر رہے ہیں جن سے بنکوں کی جانب سے ترجیحی شعبوں کو قرضہ جات کی فراہمی کو فروغ ملنے کے علاوہ اقتصادی ترقی کی رفتار میں اضافہ ہوگا اور ملازمتوں کے مواقع پیدا ہوں گے۔ترجیحی شعبہ جات میں مائیکرو،سمال اور میڈیم سائز enterprises،کم خرچ گھروں کی تعمیر اور زراعت کے شعبے شامل ہیں۔ہمیں یقین ہے کہ ان ترجیحی شعبوں کو اضافی قرضہ جات کی فراہمی معاشی ترقی کو بہتری اور استحکام کے راستے پر ڈال دے گی۔

مائنکرو،سمال اور میڈیم سائز enterprises کو قرضوں کی فراہمی کے لیے بنکوں کی دی گئی مراعات

32۔ SME سیکٹر ملک کی GDP میں اہم حصہ ڈال رہا ہے۔معیشت کی نمو میں کلیدی کردار کرنے کے باوجود SEM سیکٹر کو دیے گئے قرضہ جات کا حجم بہت کم ہے۔اس ایشو کے حل کے لیے تجویز ہے کہ بنکوں کی جانب سے مائنکرو،سمال اور میڈیم سائز enterprises کو فراہم کیے گئے اضافی قرضہ جات سے حاصل شدہ آمدنی پر عائد ٹیکس کی موجودہ %35 شرح کو کم کرکے %20 کر دیا جائے۔اضافی قرضہ جات کا حساب کیلنڈر ایئر 2018ء میں SME سیکٹر کو دیے گئے اوسطاً قرضہ جات کو سامنے رکھ کر لگایا جائے گا۔اس شق کا اطلاق ٹیکس سال 2020ء سے 2023ء تک ہوگا۔

کم خرچ گھروں کی تعمیر کے لیے قرضوں کی فراہمی پر بنکوں کی دی گئی مراعات

33۔ سستی رہائش کی فراہمی ایک اور ترجیحی شعبہ ہے۔پاکستان میں housing units کی

شدید قلت رہی ہے اور معاشرہ کے کم آمدنی والے طبقات اس کمی سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ ہاؤزنگ کے شعبے میں دیے گئے قرضہ جات کا موجودہ حجم GDP کا صرف %25 ہے جو کہ اس خطے میں سب سے کم ہے۔

کم لاگت گھروں کی تعمیر کے لیے قرضہ جات کی فراہمی کے فروغ کے لیے تجویز ہے کہ بنکوں کی جانب سے کم خرچ رہائشی مکانوں کی تعمیر کے لیے سال 2018ء میں متعین حد سے زائد قرضہ جات کی فراہمی پر حاصل شدہ آمدنی پر عائد ٹیکس کی موجودہ %35 شرح کو کم کر کے %20 کر دیا جائے۔اس شق کا اطلاق ٹیکس سال 2020ء سے 2023ء تک ہوگا۔

زرعی قرضہ جات کی فراہمی کے لیے بنکوں کی دی گئی مراعات

34۔ زرعی قرضہ جات کی خصوصاً چھوٹے کسانوں کو بروقت فراہمی زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے کلیدی اہمیت کی حامل ہے چنانچہ زرعی شعبے کو سستے قرضہ جات کی فراہمی وقت کی اہم ضرورت ہے۔زرعی قرضہ جات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے تجویز ہے کہ بنکوں کی جانب سے زرعی قرضوں کے لیے سال 2018ء میں متعین حد سے زائد فراہم کردہ قرضہ جات سے حاصل شدہ آمدنی پر عائد ٹیکس کی موجودہ %35 شرح کو کم کر کے %20 کر دیا جائے۔اس شق کا اطلاق ٹیکس سال 2020ء سے 2023ء تک ہوگا۔

Filers کے لیے cash withdrawal پر ایڈوانس ٹیکس کا خاتمہ

35۔ اگر ایک شخص اپنے تمام بنک اکاؤنٹس سے ایک دن میں پچاس ہزار روپے سے زائد کیش نکالتا ہے تو اس پر ایڈوانس ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔فی الوقت مقررہ حد سے زیادہ کیش نکالنے کی صورت

میں Filers کونکلوائی جانے والی رقم کا 0.3% اور Non-filers کو 0.6% بطور ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ ٹیکس ایسے ٹیکس دہندگان کیلئے غیر ضروری بوجھ کا سبب ہے جو اپنے ٹیکس گوشوارے باقائدگی سے جمع کرا کر ٹیکس قوانین کی تعمیل کررہے ہیں۔ علاوہ ازیں اس ٹیکس سے معیشت کے دستاویز شدہ شعبوں میں بنکوں کے ذریعے رقوم کی منتقلی کے رجحان پر بھی منفی اثر پڑا ہے اس لیے تجویز ہے کہ ٹیکس قوانین کی پاسداری کرنے والے ٹیکس دہندگان کی سہولت اور documented sectors کی حوصلہ افزائی کے لیے Filers کے لیے cash withdrawals پر ٹیکس ختم کردیا جائے۔ تاہم Non-filers پر یہ ٹیکس بدستور لاگو رہے گا۔ Non-filers اپنا ٹیکس گوشوارہ جمع کرا کر اس ٹیکس سے نہ صرف بچ سکتے ہیں بلکہ اپنے کٹوائے گئے ٹیکس کو گوشوارے میں adjust بھی کرا سکتے ہیں۔ ہم non-filers کی filers بننے اور ٹیکس قوانین کی تعمیل کے لیے ہمہ وقت حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔

غیر ملکی ترسیلات زر پر مبنی بنک اکاؤنٹس سے cash withdrawals پر ایڈوانس ٹیکس کا خاتمہ

36۔ بیرون ملک مقیم پاکستانی قومی ترقی میں کئی طریقوں سے اہم کردار ادا کرتے ہیں جن میں غیر ملکی ترسیلات زر سب سے نمایاں ہیں۔ بنکنگ چینل سے غیر ملکی ترسیلاتِ زر بھجوانے پر ودہولڈنگ ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے چنانچہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی سہولت اور بنکنگ چینلز کے ذریعے غیر ملکی ترسیلات زر بھجوانے کی حوصلہ افزائی کے لیے تجویز ہے کہ ملکی کرنسی میں کھلے ان تمام بنک اکاؤنٹس جنہیں غیر ملکی ترسیلات زر کے ذریعے چلایا جاتا ہے، سے کیش نکلوانے پر عائد ودہولڈنگ ٹیکس ختم کر دیا جائے۔

Filers کے لیے کیش کے عوض بنکنگ instruments خریدنے پر عائد ایڈوانس ٹیکس کا خاتمہ

37۔ Filers قانون کی تعمیل کرنے والے ٹیکس دہندگان ہیں۔کیش کے عوض بنکوں سے بعض instruments یعنی بنک ڈرافٹ، پے آرڈر وغیرہ خریدنے یا آن لائن ٹرانسفر وغیرہ پر ایڈوانس انکم ٹیکس لیا جاتا ہے۔ٹیکس دہندگان کے لیے نقصان کا موجب بننے والے اس ٹیکس کو Filers کے لیے ختم کرنے کی تجویز ہے۔

کمرشل درآمد کنندگان پر عائد ایڈوانس انکم ٹیکس کا حتمی ٹیکس قرار دیا جانا

38۔ کمرشل درآمد کنندگان پر عائد ٹیکسوں میں تبدیلی کے لیے فنانس ایکٹ 2018ء میں ترمیم کی گئی تھی جس کے تحت امپورٹ کے وقت منہا کیا جانے والا ٹیکس جسے اس سے قبل final tax تسلیم کیا جاتا تھا، کو minimum tax کا درجہ دے دیا گیا۔اس ترمیم سے ان کمرشل درآمد کنندگان کے لیے مسائل پیدا ہوئے جو پہلے سے بلند شرحوں پر ٹیکس ادا کر رہے تھے۔کمرشل درآمد کنندگان ہماری کاروباری سرگرمیوں کا اہم حصہ ہیں۔یہ مینوفیکچرز اور تاجروں کی جانب سے inventory اور financing کی cost کا بوجھ بھی اٹھاتے ہیں۔ان کی مشکلات کم کرنے کے لیے تجویز ہے کہ کمرشل درآمد کنندگان کو minimum tax regime سے نکال لیا جائے۔اس سلسلے میں پرانی صورت کو بحال کیا جا رہا ہے اور درآمدات پر منہا کیا جانے والا ٹیکس دوبارہ final tax liability تسلیم جائے گا۔

Non-filers کیلئے گاڑی رجسٹر کرانے پر پابندی میں نرمی

39۔ ہماری حکومت ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اس وقت non-filers پر غیر منقولہ جائیداد اور گاڑی خریدنے پر پابندی عائد ہے۔تاہم non-filers پانچ لاکھ روپے مالیت تک کی غیر منقولہ جائیداد خرید سکتے ہیں تاہم انہیں گاڑی خریدنے کے لیے ایسی سہولت دستیاب نہیں ہے۔non-filers کے لیے بھی ایک جائز حد تک گاڑی خریدنے کی اجازت ضروری ہے۔چنانچہ تجویز ہے کہ non-filers کو1300CC کی حد تک مقامی طور پر تیار کردہ گاڑیاں بُک ،رجسٹر اور خریدنے کی اجازت ہونی چاہیے۔اس سے غیر منقولہ جائیداد اور گاڑیاں خریدنے کے مابین تضاد کا خاتمہ ہو جائے گا۔علاوہ ازیں اس قدم سے مقامی گاڑیوں کی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور آٹو موبائل صنعت اور ان سے منسلک vendors کے کاروبار پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ٹیکس قوانین کی تعمیل کی حوصلہ افزائی کے لیے non-filers پر گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں عائد withholding tax کی موجودہ شرحوں میں 50% اضافے کی تجویز ہے۔

withholding statements کی سال میں بارہ کی بجائے دو دفعہ فائلنگ

40۔ پاکستان کے نجی کاروباری ادارے اور سرکاری محکمے کئی transactions پر ٹیکس اکٹھا کر کے قابل قدر عوامی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔فی الوقت انکم ٹیکس آرڈیننس کی شق 165 کے تحت witholding agents کے لیے ٹیکس وصولی کی withholding statement ہر ماہ جمع کرانا لازم ہے۔اس پابندی کی وجہ سے کاروباری لاگت میں اضافہ ہوتا ہے۔لہذا اس بوجھ

کو ہلکا کرنے اور کاروبار میں آسانیاں فراہم کرنے کیلئے ماہانہ بنیادوں پر withholding statement جمع کرانے کی پابندی ختم کر کے اسے ششماہی بنیادوں پر جمع کرانے کو لازم قرار دینے کی تجویز ہے۔اس اقدام سے کاروباری اداروں کی غیر ضروری مشکلات اور اضافی transactions سے نجات ملے گی۔

چھوٹے شادی ہالوں پر minimum witholding tax کی شرح میں کمی

41۔ جناب سپیکر! ہماری حکومت کم اور درمیانی آمدنی والے طبقات اور چھوٹے کاروبار کو ریلیف پہنچانے کا تہیہ کیے ہوئے ہے۔فی الوقت ایک شخص پر شادی ہال، میرج شامیانے یا کمرشل لان میں شادی کا فنکشن منعقد کرنے پر 20,000 روپے معیّن ٹیکس عائد ہے۔تجویز ہے کہ 500 مربع گز سے کم جگہ پر شادی کا فنکشن منعقد کرانے کی صورت میں ایڈوانس adjustable tax کی کم ازکم شرح کو 20,000 روپے سے کم کر کے 5,000 روپے کر دیا جائے۔اس اقدام سے کم اور درمیانی آمدنی والے خاندانوں پر بوجھ کم ہوگا۔

چھوٹے تاجروں اور دکانداروں کیلئے آسان سکیم

42۔ ہمارے دورِ حکومت میں ٹیکس گوشوارے جمع کرانے والے افراد کی تعداد میں 34% اضافے کے باوجود ملک بھر میں ٹیکس گوشوارے جمع کرنے والے افراد کی مجموعی تعداد بہت کم ہے۔ ٹیکس بنیادوں کو وسعت دینا بدستور ایک اہم چیلنج ہے۔چھوٹے کاروبار ہماری معیشت کا قابل قدر حصہ ہیں تاہم یہ طبقہ ٹیکس نظام کو بڑا پیچیدہ اور پریشان کن سمجھتا ہے۔ہمیں ٹیکس قوانین کی بہتر تعمیل کے لیے چھوٹے کاروباروں کو آسانیاں فراہم کرنا ہوں گی۔فی الوقت چھوٹے دکانداروں کی ایک

بڑی تعداد Undocumented economy کا حصہ اور ٹیکس نظام سے باہر ہے۔ معیشت کی Documentation کا مقصد اُس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا جب تک کہ چھوٹے کاروبار کرنے والے اپنے ٹیکس گوشوارے جمع نہیں کریں گے۔ اس بل کے ذریعے قانون میں ایک ایسی شق متعارف کروانے کی تجویز ہے جس کے ذریعے وفاقی حکومت کو چھوٹے دکانداروں کیلئے آسان ٹیکس سکیموں کے اجراء کی اجازت مل سکے گی۔ ایسی سکیمیں ابتداء میں Islamabad Capital Territory میں متعارف کرائی جائیں گی۔ اسلام آباد میں ان سکیموں کے نتائج کی monitoring اور evaluation کے بعد انہیں ملک کے باقی حصوں میں نافذ کیا جائے گا۔

نیوز پرنٹ کی import پر کسٹم ڈیوٹی کا استثنیٰ

43۔ عالمی دنیا اور ہماری قومی زندگی میں ہونے والی ترقی وتبدیلی سے معاشرے کو باخبر رکھنے کے لیے میڈیا کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ فی الوقت آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی کے تصدیق شدہ جریدوں اور اخبارات کے مالکان کو 5% کی رعایتی شرح سے rolls یا sheets کی صورت میں نیوز پرنٹ import کرنے کی اجازت ہے۔ اخبارات کی input لاگت کم کرنے، قومی پرنٹ میڈیا انڈسٹری کی مدد اور شہریوں کو سستے اخبارات کی فراہمی کے لیے تجویز ہے کہ APNS کی موجودہ تصدیق کی شرط پورے کرنے پر موجودہ 5% کسٹم ڈیوٹی پر استثنیٰ دے دیا جائے۔

صنعتی شعبے کا احیاء

44۔ سٹیٹ بنک کی حالیہ رپورٹ کے مطابق مالی سال 2018ء میں صنعتی شعبہ ترقی کا ہدف حاصل نہیں کر پایا۔ مینوفیکچرنگ سیکٹر ہماری GDP کا صرف 13.50% ہے۔ GDP میں اس

سیکٹر کا حصہ پچھلی ایک دہائی میں عمومی طور پر static رہا ہے۔ ہمارے مینوفیکچرنگ سیکٹر کا حجم اور کوالٹی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں بہت پیچھے ہے۔لارج سکیل انڈسٹری بھی زیادہ تر سیمنٹ، چینی، کھادوں، ٹیکسٹائل، پٹرولیم اور خوراک کے شعبوں میں ہی concentrated ہے۔ پاکستان کی صنعت مقابلے اور ٹیکنالوجی کے اشاریوں میں بھی نچلے درجے پر ہے۔ ہمارے لارج سکیل اور SME انڈسٹریل سیکٹر کو cheap input costs اور ہنرمند workforce کی فراہمی کی مد میں ایک حقیقی اور بڑے boost کی ضرورت ہے۔ ہماری حکومت consumption-led growth کی بجائے production-led growth کو بڑھاوا دینا چاہتی ہے۔

45۔ جناب سپیکر! اب میں برآمدات اور صنعتوں کے فروغ کے جڑواں مقاصد کی تکمیل کے لیے متعلقہ اقدامات کا اعلان کروں گا۔ ہمارا موجودہ custom tarrifs بعض جگہوں میں ریونیو کو آگے رکھتا ہے۔اس سلسلے میں بلند تر اور export competitiveness اور domestic production کو نقصان پہنچانے والے tariffs کی نشاندہی کے لیے وزارت صنعت، تجارت، ایف بی آر اور خزانہ کے مابین بھرپور مشاورت ہو چکی ہے۔اس مشاورت کے نتیجے میں custom duties اور regulatory duties کی بعض categories کو review کیا گیا ہے۔

46۔ بعض raw materials اور inputs جن کا 135 کے لگ بھگ tarrif lines پر اثر پڑتا ہے اور جن کا تعلق پلاسٹک، tanning، foot wear، چمڑے، گھریلو اشیاء، ڈائپر اور کیمیکل کی صنعتوں سے ہے، کی نشاندہی کر لی گئی ہے تاکہ ان پر عائد کسٹم ڈیوٹی اور اضافی کسٹم ڈیوٹی میں کمی کے علاوہ ریگولیٹری ڈیوٹی کے لاگو نرخوں کا خاتمہ یا ان میں کمی کی جاسکے۔

47۔ ابتدائی طور پر plastic moulding compound کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی کی کمی یا خاتمہ اور کسٹم ڈیوٹی میں کمی کی تجاویز کو اس بل کی منظوری کے ساتھ ہی نافذ کر دیا جائے گا تاہم بقیہ items پر کسٹم ڈیوٹی اور اضافی کسٹم ڈیوٹی میں کمی کی تجاویز کو 31 مارچ 2019ء سے نافذ کیا جائے گا۔ ان اقدامات سے مقامی مینوفیکچرنگ سیکٹر کی حوصلہ افزائی اور ملکی برآمدات کی competiveness کو بہتر بنانے میں خاطر خواہ مدد ملے گی۔

48۔ مقامی آٹو اسمبلرز، چیمبرز اور آٹو پارٹس تیار کرنے والے افراد نے representation دی ہے کہ بعض input materials پر ڈیوٹی ختم کر دی جائے کیونکہ ایسی اشیاء local vendors جن میں سے زیادہ تر SMEs ہیں، کے تیار کردہ آٹو پارٹس میں استعمال ہوتی ہیں۔ مقامی vending sector کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد فراہم کرنے اور آٹو پارٹس کی مقامی سطح پر تیاری کی حوصلہ افزائی کے لیے تجویز ہے کہ مقامی vendors کی جانب سے آٹو پارٹس کی تیاری میں استعمال ہونے والے input materials جس کی تقریباً 200 tarrif lines ہیں، کی import پر ریگولیٹری ڈیوٹی ختم کر دی جائے۔

Overstayed goods پر penal surcharge کا خاتمہ

49۔ اس وقت 5 ارب روپے سے زائد مالیت کی اشیاء bounded warehouses میں بغیر کلیئرنس کے پڑی ہوئی ہیں۔ سرمائے کی کمی کا شکار کاروباری برادری کو ریلیف پہنچانے کے لیے حکومت کا ارادہ ہے کہ مقررہ مدت سے زیادہ پڑے رہنے کی وجہ سے ان اشیاء پر لگنے والا 40 کروڑ روپے کا سرچارج ختم کر دیا جائے۔ اس اقدام سے industrial inputs کی درآمدات

میں مزید آسانی ملے گی۔

SEZs میں سرمایہ کاری کا فروغ

50۔ سپیشل اکنامک زونز (SEZs) میں duties اور taxes کے regime میں مزید مراعات متعارف کروانے اور سرمایہ کاری کے ماحول کو مزید بہتر بنانے کے لیے حکومت anomalies کے خاتمہ کا ارادہ رکھتی ہے۔ بورڈ آف انویسٹمنٹ (BOI) ان دنوں Special Economic Zone Act, 2012 میں مناسب ترامیم کے لیے ایک بل کی تیاری میں مصروف ہے۔ یہ ترامیم Customs Act, 1969 کے First Schedule اور متعلقہ قوانین میں شامل کی جائیں گی جس سے SEZs میں سرمایہ کاری کو مزید آسانیاں فراہم ہوں گی۔

گرین فیلڈ صنعتوں کے لئے پلانٹ اور مشینری پر چھوٹ

51۔ فی الوقت پلانٹ اور مشینری کی درآمد پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ چند مخصوص سیکٹرز کو ہی دستیاب ہے۔ دیگر سیکٹرز کو پلانٹ اور مشینری کی درآمد پر سیلز ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس سیلز ٹیکس کو مستقبل کے آؤٹ پٹ ٹیکس کیساتھ ایڈجسٹ کیا جاسکتا ہے تاہم یہ ایڈجسٹمنٹ ایک طویل عرصے بعد ہوتی ہے جب انڈسٹری اپنی مصنوعات فروخت کرنا شروع کرتی ہے۔ اس سے کاروبار کے شروع کے دنوں میں اٹھنے والے اخراجات میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ سرمایہ کاری میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ گرین فیلڈ سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کو فروغ دینے کیلئے تجویز ہے کہ قابل ٹیکس اشیاء کی پیداوار کے لیے لگائی جانے والی نئی صنعتوں میں استعمال ہونے والے پلانٹ اور مشینری کی درآمد پر لگنے والے سیلز

ٹیکس کی ادائیگی میں چھوٹ دے دی جائے۔

قابل تجدید توانائی کے حصول کے لیے قائم کیے گئے صنعتی منصوبے

52۔ پاکستان کئی سالوں سے جاری توانائی کے بحران کی بھاری قیمت چکا رہا ہے جس سے نہ صرف عوام کو کئی مسائل کا سامنا ہے بلکہ اس بحران سے صنعتی شعبے کی معاشی کارکردگی بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ اس مشکل صورت حال میں solar اور wind energy جیسے توانائی کے قابل تجدید ذرائع کا فروغ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ فی الوقت ایسے صنعتی منصوبوں جن میں قابل تجدید توانائی کے حصول میں استعمال ہونے والے پلانٹس، مشینری اور دیگر اجزاء تیار کی جاتی ہیں، سے حاصل شدہ آمدنی پر ٹیکس استثنیٰ دستیاب ہے۔ تجویز ہے کہ یہ استثنیٰ ایسے اجزاء کی پیداوار کے لیے نئے قائم شدہ منصوبوں کو بھی پانچ سال کی مدت کے لیے دستیاب ہو۔

قومی اور عالمی سپورٹس لیگز میں شرکت کرنے والے کمپنیوں کے لیے ٹیکس چھوٹ

53۔ ایک صحت مند معاشرے کی تعمیر اور نشو ونما میں کھیلوں کا کردار بہت اہم ہے۔ کھیل کے میدانوں میں حاصل کی گئی کامیابیاں ملک کے لیے وقار کا باعث بنتی ہیں۔ علاوہ ازیں کھیلوں کے مقابلوں سے معاشی اور کاروباری سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ حکومت محسوس کرتی ہے کہ کھیلوں کی حوصلہ افزائی ہماری ایک اہم سماجی ذمہ داری ہے۔ کھیلوں کی سرگرمیوں کے فروغ اور ان میں عالمی کھلاڑیوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے تجویز ہے کہ حکومت پاکستان کے قائم کردہ کسی بھی ادارے یا سپورٹس بورڈ کے زیر اہتمام منعقدہ کھیلوں کی کسی عالمی لیگ میں شریک ٹیموں سے فرنچائز رائٹس کی نیلامی کے مواقع پر عائد ایڈوانس ٹیکس ختم کر دیا جائے۔ یہ شق یکم جولائی 2019ء

سے لاگو ہوگی۔

سپر ٹیکس کا خاتمہ

54۔ سپر ٹیکس فنانس ایکٹ 2015ء میں لاگو کیا گیا تھا۔اس کا اطلاق تمام نان بنکنگ ٹیکس دہندگان جن کی سالانہ آمدن 50 کروڑ یا زیادہ تھی، اور تمام بنکنگ کمپنیوں پر تھا۔کارپوریٹ سیکٹر پر ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے اور معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے تجویز ہے کہ نان بنکنگ ٹیکس دہندگان پر سپر ٹیکس کا نفاذ ٹیکس سال 2019ء کے بعد سے ختم کر دیا جائے۔فنانس ایکٹ 2018ء سے قبل بنکنگ کمپنیوں پر سپر ٹیکس 4% کی شرح سے لاگو تھا۔تجویز ہے کہ بنکنگ کمپنیوں پر یہ ٹیکس اسی شرح سے جاری رکھا جائے۔

نان بنکنگ کمپنیوں کے لیے **declining rates** کا جاری رہنا

55۔ فنانس بل 2018ء کے ذریعے نان بنکنگ کارپوریٹ سیکٹر کے لیے declining rate متعارف کرایا گیا تھا جس نے 2023ء تک بتدریج کم ہو کر 25% شرح کے ہدف تک آ جانا ہے۔کاروباری برادری کا اعتماد بڑھانے کے لیے یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ فنانس ایکٹ 2018ء کے ذریعے متعارف کرائی گئی نان بنکنگ کارپوریٹ سیکٹر کے ٹیکس ریٹ میں کمی بتدریج جاری رہے گی۔

<u>**Undistributted profit** پر ٹیکس کا خاتمہ</u>

56۔ فنانس ایکٹ 2015ء میں متعارف کرایا گیا ایک اور قدم نئے منصوبوں میں سرمایہ کاری اور balancing کے لیے درکار سرمایہ اکٹھا کرنے اور موجودہ منصوبوں میں گنجائش بڑھانے اور جدت لانے کی کوششوں میں رکاوٹ ثابت ہوا ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک ٹیکس تھا جو بنک اور مضاربہ کے علاوہ ایسی تمام پبلک کمپنیوں کے undistributed reserves پر لگایا گیا تھا جو ایک ٹیکس سال کے اندر منافع کماتی تھیں تاہم ٹیکس سال کے ختم ہونے کے چھ ماہ کے اندر cash dividends کھاتہ داروں میں تقسیم نہیں کرتی تھیں۔

57۔ یہ قانون ایسی کمپنیوں کے لیے مشکلات کا باعث بنا جو نئی سرمایہ کاری کیلئے اپنے مالی ذخائر بڑھانا چاہتی تھیں ۔چونکہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کو اپنے منافع جات بیرون ملک رہائش پذیر شیئر ہولڈرز میں بھی تقسیم کرنے پڑتے ہیں اس لیے اس ٹیکس کی وجہ سے سرمایہ پاکستان سے باہر منتقل ہو رہا تھا۔ چنانچہ تجویز ہے کہ undistributed profits پر عائد ٹیکس کو موجودہ ٹیکس سال کے بعد ختم کر دیا جائے تا کہ کمپنیاں نئے اور موجودہ منصوبوں میں سرمایہ کاری کے لیے اپنے مالی ذخائر میں اضافہ کر سکیں۔

Group Relief استعمال کرنے والی کمپنیوں کے Inter-Corporate Dividend کے ریٹ میں کمی

58۔ سرمائے کی کمی کا شکار اور بیمار کمپنیوں کی بحالی نو اور ان کمپنیوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء میں Group relief کا آپشن موجود ہے جس کے تحت ایک ہولڈنگ کمپنی بعض شرائط کے تحت اپنے نقصانات کو ذیلی کمپنیوں میں منتقل کر سکتی ہے۔ تجویز ہے کہ ٹیکس سال 2019ء کے بعد ایسی تمام کمپنیوں جو اپنے نقصانات کو ٹیکس سال کے اندر آگے منتقل

کررہی ہیں، کے مابین dividends کی ادائیگی کو ان کے حصص کے تناسب سے انکم ٹیکس سے مستثنٰی کردیا جائے تا کہ ان کمپنیوں میں سرمایہ کاری میں اضافہ اوران کی بحالی کو ممکن ہو سکے۔

سٹاک ایکسچینج کے اراکین پر ایڈوانس ٹیکس کا خاتمہ

59۔ سٹاک ایکسچینج اقتصادی سرگرمیوں کا محور ہے اور اس کا استحکام دنیا بھر کیلئے ایک مضبوط پاکستانی معیشت کا عکاس ہے۔ ہم اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے کئی اقدامات تجویز کر رہے ہیں۔ پاکستان میں رجسٹرڈ سٹاک ایکسچینج کے اراکین کو شیئرز کی خرید وفروخت پر حاصل شدہ کمیشن کی رقم پر ایڈوانس ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے جو کہ فروخت شدہ یا خریدے گئے شیئرز کی کل value کا 0.02% ہوتا ہے۔ پاکستان سٹاک ایکسچینج اور کاروباری برادری کے مطالبے پر سرمایہ کاری کے فروغ اور کاروباری اعتماد کو بڑھاوا دینے کیلئے اس ٹیکس کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اس ٹیکس کے خاتمے سے سٹاک ایکسچینج میں transaction کی لاگت بھی کم ہو گی۔

Capital losses کا تین سالوں کے لیے carry over

60۔ سٹاک ایکسچینج میں شیئرز کی تجارت سے حاصل شدہ آمدن پر سال 2010ء سے ٹیکس کی شرح بڑھائی جاتی رہی ہے۔ اسی طرح ٹیکس کی مدت کو بھی کئی بار بڑھایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں موجودہ قانون کے تحت سٹاک ایکسچینج میں ہونے والے نقصان کو اگلے سال carry forward بھی نہیں کیا جاتا۔ ٹیکس کی شرحوں اور مدت نفاذ میں اضافوں کے مدنظر اور سٹاک ایکسچینج میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے تجویز ہے کہ ٹیکس سال 2019ء کے بعد سے شیئرز اور سیکورٹیز کی تجارت

پر capital loss کو تین سالوں تک carry forward کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ ہونے والے نقصان کو شیئرز اور سیکورٹیز سے حاصل شدہ capital gains میں adjust کیا جا سکے۔

درآمدات میں کمی لانے کے لئے اقدامات

61۔ ہماری حکومت کے آغاز پر ملک کو بڑے تجارتی خسارہ کی وجہ سے ادائیگیوں میں بہت بڑے عدم توازن کا سامنا تھا۔ ہماری حکومت نے سپلیمنٹری فنانس ایکٹ 2018ء میں درآمدات میں کمی لانے کے لیے کئی اہم اقدامات اٹھائے جن کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ Luxury items کی درآمد میں بالخصوص پچھلے دو ماہ سے خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔ حکومت تجارتی خسارے میں مزید کمی لانے کے لیے ان اقدامات کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مقامی طور پر تیار کردہ کاروں اور جیپوں پر FED کا اطلاق

62۔ گاڑیوں اور 1800cc سے زیادہ گنجائش رکھنے والی جیپ کے انجن کی درآمد پر پہلے سے 20% فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد ہے۔ ان گاڑیوں اور جیپ کی درآمدات کو مزید کم کرنے کیلئے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرح کو 20% سے 25% تک بڑھا دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی طور پر بنائی گئی گاڑیوں اور جیپوں میں استعمال کے لیے درآمد شدہ CKD کٹس پر ملک کا بھاری غیر ملکی زرمبادلہ صرف ہوتا ہے۔ اس قسم کی درآمدات میں کمی لانے کے لیے تجویز ہے کہ 1800cc سے زائد گنجائش کی جیپوں اور گاڑیوں پر 10% ایکسائز ڈیوٹی عائد ہے۔ اگرچہ ان اقدامات کا مقصد درآمدات میں کمی لانا ہے تاہم اس فنانس بل میں انہیں ریونیو اقدامات کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

موبائل فونوں کی درآمد پر ڈیوٹی اور ٹیکس سٹرکچر کا سادہ بنانا

63۔ جناب سپیکر! فی الوقت موبائل فونوں کی مختلف slabs پر کئی طرح کی duties اور taxes لاگو ہیں جن میں ریگولیٹری ڈیوٹی، سیلز ٹیکس، ودہولڈنگ ٹیکس اور موبائل لیوی وغیرہ شامل ہیں۔اس وجہ سے taxation structure بڑا پیچیدہ ہو گیا ہے۔پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی نے بھی ملک میں غیر قانونی طور پر لائے گئے موبائل فونوں کی نشاندہی اور انہیں بلاک کرنے کے لیے Device Identification, Registeration and Blocking System (DRIBS) نصب کر دیا ہے۔

64۔ اس لیے ضروری ہے درآمد شدہ موبائل فونوں کے ٹیکس معاملات کو نئے سرے سے دیکھا جائے تاکہ طلب و رسد میں عدم توازن کی وجہ سے کم لاگت والے موبائل فونوں کی قیمتوں میں اضافہ نہ ہو سکے۔چنانچہ حکومت کا ارادہ ہے کہ موبائل فون کی C&F import value کی بنیاد پر یکساں اور آسان slabs متعارف کرا کر موبائل فون پر عائد کئی قسم کے ٹیکسوں کی وصولی کے موجودہ میکنزم کو آسان بنا دیا جائے۔اس اقدام سے یہ یقینی ہو جائے گا کہ نچلے درجے کے موبائل فونوں پر کم ٹیکس اور اعلیٰ درجے کے فونوں پر زیادہ ٹیکس نافذ ہو۔

تجارتی خسارے میں کمی اور برآمدات کا فروغ

65۔ ہمارے تجارتی توازن کو بہتر بنانے کا دوسرا حصہ برآمدات کے فروغ کے اقدامات سے تعلق رکھتا ہے۔پچھلی سہ ماہی میں حکومت کی جانب سے مداخلت کیے جانے کی وجہ سے برآمدات میں

صحتمندانہ اور بڑھوتری کے رجحانات پہلے سے ہی دکھائی دے رہے ہیں۔

برآمدات کا فروغ اور سہولیات

66۔ برآمدات کے حوالے سے ریگولیٹری ڈیوٹیوں کے regime کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اوّلین قدم کے طور پر حکومت DTRE اور مینوفیکچرنگ بانڈ سکیموں کے تحت copper اور lead products کی برآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی ختم کرنے جا رہی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ DTRE اور مینوفیکچرنگ بانڈز اور Export Oriented Units جیسی برآمدات کے فروغ کی سکیموں کی مکمل revamping کی جا رہی ہے تاکہ سمال اور میڈیم انٹر پرائزز (SMEs) سے منسلک تمام برآمد کنندگان ان سکیموں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔توقع ہے کہ مجوزہ اقدامات سے export industries کی input costs میں کمی واقع ہوگی۔

67۔ اس کے علاوہ برآمدات کے فروغ کی تمام سکیموں بالخصوص DTRE اور Duty Drawback کی مکمل آٹومیشن پر مسلسل توجہ دی جا رہی ہے جس سے ان سکیموں کے تحت درآمد شدہ خام مال اور اشیاء کی فوری کلیئرینس کو یقینی بنایا جا سکے گا۔حکومت نے export schemes کے ریگولیٹری فریم ورک کو unify کرنے کے لیے بھی ایک پروگرام کا آغاز کر دیا ہے جسے مالی سال 2019-20 میں نفاذ کے لیے فنانس بل 2019ء کی صورت میں ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

68۔ فی الوقت خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں واقع units کے لیے DTRE سکیم کے تحت RBD palm oil/ olien کی درآمد کی اجازت ہے۔دوسرے صوبوں میں کاروبار کرنے والوں کو اس سہولت تک منصفانہ رسائی کے لیے تجویز ہے کہ اس سہولت کو سندھ اور پنجاب

میں واقع units تک extend کر دیا جائے۔

سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس ریفنڈز کی Promissory notes کے ذریعے ادائیگی

69۔ اس وقت ٹیکس دہندگان کی بھاری رقم refunds میں پھنسی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کاروباروں کو سرمائے کی قلت کا سامنا ہے۔ یہ refunds ایک طویل عرصے میں جمع ہوئے ہیں۔ حکومت نے ان refunds کی ادائیگی کے عمل کو تیز کرنے کیلئے نظام ادائیگی میں آٹومیشن کا کردار بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں تک ماضی کے outstanding claims کا تعلق ہے تو حکومت نے اِن کی ادائیگی promissory notes کے ذریعے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان notes کی میچورٹی کی مدت تین سال ہوگی اور ان پر مناسب منافع دیا جائے گا۔ Refunds کے دعویدار اِن notes کو سیکورٹی مارکیٹ میں بیچ کر ضروری نقد رقم اکٹھی کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے ٹیکس قوانین میں مناسب ترامیم کی جا رہی ہیں تا کہ ان notes کے ذریعے refunds کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔

Off-shore اثاثوں کی ٹیکس مقاصد کیلئے Provisional assessment

70۔ جناب سپیکر! آف شور کمپنیوں کے ذریعے ٹیکس چوری کے رحجان کی روک تھام ہماری حکومت کی ایک اہم ترجیح ہے۔ ہمیں Organisation of Economic Cooperation and Development (OECD) اور دیگر territorial jurisdictions سے data ملنا شروع ہو گیا ہے۔ غیر ملکی اثاثوں کو ٹیکس کے دھارے میں لانا کافی مشکل ہے کیونکہ ان میں multiple

jurisdictions اِنوالو ہوتی ہیں۔ اس لیے تجویز ہے کہ ایسے cases جہاں offshore assets کو انکم ٹیکس گوشوارے اور ویلتھ سٹیٹمنٹ میں ظاہر نہیں کیا جاتا تاہم بعدازاں حکومتی اداروں کی جانب سے ایسے اثاثوں کا کھوج لگا لیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں عبوری بنیادوں پر ان offshore assets کی فوری تشخیص اور ان پر ٹیکس کا فوری نفاذ اور وصولی کی جائے۔ اس ترمیم سے کھوج لگے ہوئے بیرون ملک اثاثوں سے ٹیکس کی بہتر وصولی کے علاوہ ٹیکس قوانین کی پاسداری کو فروغ حاصل ہوگا۔

طبی سہولیات پر لاگت میں کمی

71۔ طبی شعبہ حکومت کے لیے ترجیحی شعبے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس امر کی نشاندہی کی گئی تھی کہ ostomy procedure (سرجری) کے لیے specialized accessories اور equipment کی دستیابی ضروری ہے۔ موجودہ concessions کسی قدر restrictive ہیں کیونکہ ان میں ایسے procedures کے لیے درکار ہر قسم کے items کی ڈیوٹی فری امپورٹ ممکن نہیں تھی جس سے ان خطرناک بیماریوں کے شکار مریضوں کے علاج کی لاگت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اس بنا پر تجویز ہے کہ PCT Code کے سکوپ کو وسعت دی جائے تاکہ Ostomy کے لیے درکار ایسے تمام items جن کی نشاندہی Drug Regulatory Authority of Pakistan یا وزارت صحت کریں، کو موجودہ exmeption regime میں شامل کیا جا سکے۔

72۔ جناب سپیکر! ہماری حکومت کاروبار کرنے کے لیے ایک ممکنہ طور پر بہترین فریم ورک مہیا کرنے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا فوکس ملک میں سرمایہ کاری اور کاروباری فضا کو بہتر بنانے پر ہے کیونکہ اسی سے مقامی مینوفیکچرنگ سیکٹر کی پیداواری صلاحیت پر

بنیادی اثر پڑے گا۔ برآمدات میں اضافہ ہوگا اور ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔معاشی اصلاح کے اس پیکج اور آنے والے فنانس بل 2019ء کے راہنما اصول یہ ہیں

☆ ایسے اقدامات اٹھانا جن سے برآمدات پر مبنی معاشی نمو ہو

☆ پاکستان میں کاروبار آسان بنانے کے لیے معنی خیز بہتری لانا

☆ تجارت کو آسان بنانے کا ایجنڈا جس میں کسٹم کلیئرنس کو قابل قدر حد تک upgrade کرنا اور importers/ exporters کے لیے end-to-end solutions مہیا کرنا

اس سلسلے میں ایک اہم سنگ میل ای پے منٹ نظام کا نصب کیا جانا ہے جس سے تاجروں کو اپنے ملازمین کو بنک بھجوانے کی بجائے اپنے اکاؤنٹس سے براہ راست ڈیوٹی اور ٹیکس ادا کرنے کی سہولت فراہم کردی گئی ہے۔

73۔ ہم جامع انداز سے customs tariff کا جائزہ لے رہے ہیں جس کے لیے ہم نے specialised groups تشکیل دیے ہیں تا کہ وہ تمام سٹیک ہولڈرز بشمول چیمبرز اور تاجر تنظیموں کے مشورے کے ساتھ tariff کا جائزہ لے سکیں۔ یہ عمل مارچ 2019ء تک مکمل ہو جائے گا جس کے بعد tariff structure میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں گی تا کہ مینوفیکچرنگ اور ایکسپورٹ سیکٹر کی competitiveness کو بڑھایا جاسکے۔

اختتام

74۔ جناب سپیکر! یہ ایوان اور اس کے ذریعے پاکستان کے عوام بڑے واضح انداز سے دیکھ سکتے ہیں کہ حکومت کے پاس معیشت کی بحالی کا روڈ میپ ہے۔آج کے دن اعلان کیے گئے اقدامات کا مقصد سرمایہ کاری اور صنعتوں کی ترقی اور نشوونما کو تحریک دینا ہے۔کوئی نئے ٹیکس نہیں لگائے گئے ہیں۔ ہم نے معیشت کو ترقی کی راہ پر مضبوطی سے گامزن کرنے کے لیے ایک bold اور aggressive پلان پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ان اقدامات کے نتائج آنے والے دنوں میں ظاہر ہوں گے۔مقامی صنعت کی طاقت اور گنجائش میں اضافہ ہو گا۔نئی سرمایہ کاری آئے گی اور export-led growth کا دور دورہ ہوگا۔ ملک میں نوکریاں پیدا ہوں گی، روزی کمانے کے مواقع میسر آئیں گے اور نئے کاروبار کھلیں گے جو کہ ایک نئے پاکستان کے اجزائے ترکیبی ہیں۔ایک خوشحال اور بااعتماد پاکستان!

بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر!